درود شریف کی برکات

نوٹ: یہ مضمون حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا کا نتیجۂ فکر ہے جسے ان کے بیٹے مکرم الحاج ظفر کریم ملک صاحب نے بعض مزید حوالے شامل کر کے ماہنامہ انصار اللہ کو بھجوایا ہے۔

لغت کی رو سے صلوٰۃ کے معنی حمد وثنا، بہترین تعریف، اعلیٰ مرتبہ کی دُعا۔ رحمت اور خیر و برکت طلب کرنا ہیں۔

چونکہ صلوٰہ کے معنے دعا کے علاوہ حمد وثناء اور اظہار عظمت وعقیدت کے بھی ہیں اس لئے قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعائیں کرنے کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ آپ کے محامد اور آپ کی تعریف اور آپ کے فضائل حمیدہ بیان کرنے اور آپ کی عظمت وارفع واعلیٰ شان کے اظہار کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

اور پھر دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ جب عرش کا خدا اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کر رہے ہیں آپ پر درود سلام بھیج رہے ہیں تو انسانوں اور بالخصوص امت محمدیہ کے افراد کے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کہ آپ پر ہمیشہ درود سلام بھیجتے رہا کریں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجے گا۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ابی عاصم)

اس حدیث کی تشریح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''انسان خطاؤں کا پتلا ہے، غلطیاں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتو پتہ نہیں کیا سلوک ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بتادیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ آپ کے حسن واحسان کو یاد کرتے ہوئے آپ پر درود بھیجو اور بھیجتے چلے جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے۔'' (روزنامہ الفضل 6/جنوری 2004ء)

اور درحقیقت یہی وہ طریق ہے جس کے ذریعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عظیم اور ان گنت احسانات کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں جو آپ نے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں بلکہ کُل مخلوقات پر فرمائے ہیں حتیٰ کہ آپ کے احسانات کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر محیط ہیں جو ایک الگ مضمون ہے۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اس آیت سے ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔''

(الحکم جلد 7 صفحہ 6 رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا اسوہ بے نظیر ہے بلکہ آپ تو فرماتے ہیں۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام ۔ مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک درود وسلام پہنچنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور وہ مجھے میری اُمت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔ (سنن نسائی)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

فرشتے گھومتے پھرتے ہیں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتہ یا کچھ فرشتے زمین کی ایک جگہ سے دوڑے جاتے ہیں کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں، وہاں سے دوڑتے پھرتے ہیں ادھر آجاتے ہیں یہ مفہوم محض ایک نقشہ ہے تا کہ انسان کو بات کی سمجھ آسکے۔

مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ساری زمین پر پھیلے پڑے ہیں اور کوئی انسان یہ گمان نہ کرے کہ میں نے رات کے پردے میں چھپ کر یا زمین کے کسی دور دراز کونے یا جنگل میں اللہ کے رسولؐ پر سلام اور درود بھیجا تھا اور اسے کسی نے نہیں سنا۔ یقین دہانی ہے کہ تمہارے درود اور سلام لازماً محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ رہے ہیں اور یہ بات ہر درود بھیجنے والے کے لئے کتنی تسکین کا موجب ہے۔ اگر آپ سلام بھیجیں کسی کو اور وہ سُن لے تو کتنی خوشی ہوگی اور اگر نہ سنے تو دل میں کھٹکا سا رہے گا کہ ہم نے تو سلام بھیجا مگر کسی نے نہیں سنا۔ پس یہ حدیث ہر مومن کے لئے جو محمد رسول اللہ پر سلام بھیجتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت برسانے والے حدیث ہے۔

اس سے زیادہ جزا اس کے سلام کی ہو نہیں سکتی کہ جس کو سلام بھیجا گیا تھا اس نے سُن لیا اور یہ سُن لیا کوئی فرضی دعویٰ نہیں ہے یہ سچا دعویٰ تبھی بنتا ہے کہ واقعۃً یہ سلام پہنچائے جائیں۔ پس خدا تعالیٰ نے ایک ایسا نظام جاری فرمایا ہے کہ تمام دُنیا میں کونے کونے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کے سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائے جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 1999ء صفحہ 3)

محسن نبی پر درود

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں۔

''(اے لوگو!) اس محسن نبی پر درود بھیجو جو خداوند رحمٰن ومنان کی صفات کا مظہر ہے کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے......اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں۔اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں یا پھر وہ ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔......اے اللہ اس اُمی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا تھا جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا......اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا......اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کیا تھا۔''

(ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح ۔روحانی خزائن جلد18 صفحہ5)

اس عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

سیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جیسا بنایا۔یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ وصل الٰہی کے شربت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی پیاس بجھائی ہو اس کو سر سے پاؤں تک وصل الٰہی کے شربت میں نہلا دیا ہو اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہ پکڑے۔اس لئے منطقی نتیجہ ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نکال رہے ہیں۔''انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کر دیا۔''

(روزنامہ الفضل یکم جون1999ء صفحہ5)

شرائط بیعت میں درود شریف

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ کو درود سے ایسی محبت تھی کہ آپ نے شرائط بیعت میں درود شریف کو داخل فرمایا اور جو شرط سوم ہے اس کے الفاظ یہ ہیں ''بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہوں گا۔''یعنی بندہ بیعت کرنے والا''اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔''یعنی ہمیشگی اختیار کرے گا''اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لے گا۔''

(اشتہار12 رجنوری1889ء)

یعنی روز کا یہ دن رات کا پیشہ ہی ہو جائے گا اس کا،اس پر وہ دوام اختیار کرے گا کہ ہمیشہ یہ کرتا رہے۔

(روزنامہ الفضل یکم جون1999ء صفحہ5)

درود شریف کیا ھے؟

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب فرماتے ہیں:

''ایک بار میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدون وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور فرمایا درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔''

(الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

درود کیسے بھیجیں

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے۔ مگر درود کیسے بھیجیں تو اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو ''اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا۔

اے ہمارے اللہ! محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا فرما جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور ابرہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔'' (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

درود شریف پڑھنے کا صحیح طریق

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں جیسا کہ عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہائے تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔

اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اُٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اُٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور

کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔

اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا۔ تو درود شریف............ اس غرض سے پڑھنا چاہیے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنادے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم میں ظاہر کرے یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیے کہ اس سے مجھ کو زیادہ ثواب ہو گا۔ یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود چاہیئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہیے اور دن رات دوام توجہ چاہیے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔

پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلا شبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 13)

درود کتنی دفعہ پڑھنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ درود کتنی دفعہ پڑھنا چاہیئے اور کس پابندی کے ساتھ کس وقت پڑھنا چاہیئے۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعض سادی نصیحتیں ہیں جو عام فہم ہیں اس پہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ مکتوبات حصہ اول صفحہ 18 پہ درج ہے ''کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔'' اور حالات مختلف ہوتے ہیں۔ انسان بعض دفعہ ہم و غم میں پھنسا ہوا، اپنے دنیا کے کاروبار میں بعض دفعہ اتنا مصروف ہو جاتا ہے یا اپنے صدموں میں ایسا الجھایا جاتا ہے کہ اسے ہوش نہیں رہتی کہ میں کتنی دفعہ درود پڑھوں۔ تو حالتیں مختلف ہیں اس لئے کوئی ایک پابندی نہیں ہے جس کو سارے اختیار کر سکیں۔ فرمایا ''کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور تضرع سے پڑھنا چاہیئے'' جب بھی یاد آئے کہ درود ہونا چاہیئے اور غم کے وقت اس کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے پڑھو تو تضرع کے ساتھ دل کو حاضر کر کے'' اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے جب درود شروع ہو تو ضروری نہیں کہ دل میں فوری طور پر رقت پیدا ہو جائے لیکن فرمایا جب درود ایک دفعہ شروع کرو تو پھر پڑھتے رہو، پڑھتے رہو یہاں تک کہ دل میں درود کا مضمون گھل جائے اور اس کے نتیجے میں پھر ایک رقت اور درد کی کیفیت پیدا ہو جائے وہ درود ہے جو سچا درود ہو گا۔'' اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے'' وہی درود انسان کی جزا بن جاتا ہے سینہ کھل جاتا ہے۔ ہر غم سے رہائی ملتی ہے، فکر سے نجات ملتی ہے اور ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے دور دیں۔''

(روزنامہ الفضل یکم جون 1999ء صفحہ 5)

عظیم احسان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ ہم نے زندہ خدا پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔''

(نسیم دعوت۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ263)

شکر گزاری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محسن اعظم ہیں آپ کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ پر شکر گزاری کے طور پر بکثرت درود بھیجا جائے۔آپ کے بے شمار احسانات میں سے ایک عظیم احسان جیسا کہ لکھا جا چکا ہے یہ ہے کہ حقیقی توحید کو آپ نے دنیا میں قائم کیا۔رب العالمین کی صفات حسنہ اور حسن واحسان سے آگاہ کیا۔صرف یہی نہیں بلکہ خدائے ذوالعرش کا قرب پانے کی راہیں بتائیں اور ایک ایسی کامل شریعت لائے جو تمام ہدایتوں کا سرچشمہ ہے۔منجملہ ان احسانات کے ایک اور بہت بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے اپنی امت کی خیر و برکت کے لئے بکثرت عاجزانہ دعائیں کیں۔نیز اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، گناہوں کی بخشش، کامیابیوں سے ہمکنار ہونے اور مشکلات ومصائب سے بچنے کے لئے ایسی پُرسوز دعائیں سکھائیں جن کا فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن رات جو اپنے لئے اور امت کے لئے قیامت تک کے لئے دعائیں مانگی ہیں وہ.............اتنی دعائیں ہیں کہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ان کو پوری طرح یاد رکھ سکے اور زندگی کے ہر پہلو کو گھیرے ہوئے ہیں۔سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا کوئی بھی تو پہلو ایسا نہیں جس پہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں نہ مانگی ہوں اور دعائیں سکھائی نہ ہوں۔پس دل میں بس یہی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیامت تک درود بھیجتے رہیں......اور جتنی آپؐ نے امت کے ہم وغم میں دعائیں مانگی ہیں اسی ہم وغم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے اور اسی کثرت سے بھیجنا چاہیئے۔اگر ساری زندگی بھی درود میں گزر جائے تو یہ بھی کوئی ایسی جزا نہیں ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان کے بدلہ میں دی گئی ہو بلکہ حسن واحسان کا بدلہ اتارنے کے لئے کوشش ہوگی، ایک کمزور کوشش جسے اللہ قبول فرمائے اور ہماری بگڑیاں بھی سنور جائیں۔''

(روزنامہ الفضل 16/اگست 2000ء صفحہ2)

درود کی فضلیت

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ ”آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے- جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے-“ (تفسیر درمنثور جلد 6 صفحہ 564)

جمعہ اور درود

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

”تمہارے بہترین دنوں میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اس دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن وہ فوت ہوئے- اسی دن نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی- اُس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا- صحابہ نے عرض کیا جب آپ کا وجود مٹی ہو چکا ہوگا تو آپ تک درود کیسے پہنچے گا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کردیا ہے-“ (سنن ابی دائود کتاب الصلوٰۃ ابواب الجمعہ)

درود پڑھنے والے پر فرشتوں کا درود

حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں- اب چاہے تو اس میں کمی کرے چاہے تو اسے زیادہ کرے-
(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ علی النبیؐ)

درود شریف اور شفاعت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

جب تم موذن کو سنو تو اسکے الفاظ دوہراؤ- پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے- پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو- کیونکہ یہ جنت میں ایسا مقام ہے جو جنت میں صرف ایک بندے کو ملتی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا- جو شخص میرے لئے وسیلہ مانگتا ہے میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوجاتی ہے-
(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استجاب القول مِثُل قَولِ الُموذّن)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا- فرمایا کہ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا- یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا

ایک موقع بخشا ہے۔ (تفسیر در منثور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسند دیلمی)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اس حدیث سے مزید بات کھل گئی کہ اللہ تعالیٰ موقعے تلاش کر رہا ہے مومنوں کو اپنی رحمت اور فضلوں کی چادر میں لپیٹنے کا کہ تم میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، میں تمہاری نجات کے سامان پیدا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو یہ بھی ایک احسان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ نے اخروی نجات کے حصول کا طریق بھی ہمیں سکھا دیا۔''

(روزنامہ الفضل 6 جنوری 2004ء صفحہ 4)

درود شریف کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کہ دل و جان اس سے مُعطّر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان پر لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ)

درود سے دعاؤں کی قبولیت

حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ ''دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی (خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے) اوپر نہیں جاتا۔''

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس حدیث نے مزید واضح کیا کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو ایک دلی جوش اور محبت کے ساتھ جس سے بڑھ کر محبت کسی مومن کو کسی دوسرے شخص سے نہیں ہو سکتی اور نہیں ہونی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ذریعہ سے اپنے مولا کے حضور پیش کرو تو تمہاری ساری دعائیں قابل قبول ہوں گی اور راستے میں بکھر نہیں جائیں گی۔''

(روزنامہ الفضل 6 جنوری 2004ء صفحہ 4)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرے، پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔''

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

درود ھی تربیت کا ذریعہ ھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 267 پر الہام ہے اس کا ترجمہ یہ درج ہے۔

''نیک کاموں کی طرف راہنمائی کر اور بُرے کاموں سے روک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج'' رسول اللہؐ اور آپ کی آل پر درود آغاز سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً سکھایا گیا تھا ''درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔''

اب دیکھیں یہ بھی ایک گہرا نقطہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھا دیا گیا کہ تمہیں جب دنیا کا مربی بنایا جا رہا ہے۔ اور حکم دیا جا رہا ہے کہ نیک کاموں کی تلقین کر اور بُرے کاموں سے روک تو اس کا گر بھی تمہیں سکھا دیتے ہیں گر یہ ہے کہ درود کی طرف لوگوں کی توجہ مائل کر اور اگر درود پڑھنا آ جائے جماعت کو یعنی تیری جماعت کو جو تو بنائے گا۔ وہ بہترین تربیت کا ذریعہ ہو گا۔ پس اس پہلو سے آج ہمیں درود پر اتنا زور دینا چاہیے کہ جس کثرت سے جماعت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اسی کثرت سے درود پھیلے۔ اور درود کی برکت سے پھر جماعت کو برکت ملے گی اور اس برکت میں سب سے بڑی ان کی تربیت کی برکت ہے۔ تو درود سے فیض پاتے ہوئے ان کی نمازیں سنور جائیں گی ان کی عبادتیں نکھر جائیں گی اور ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا سے ذاتی تعلق نصیب ہو جائے گا اور اس کے لئے یہ درود وسیلہ بنے گا۔ پس ان باتوں پر خوب غور کریں اور جہاں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے (دعوت الی اللہ) پھیل رہی ہے وہاں درود کو پھیلانے پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے۔''

(الفضل یکم جون 1999ء صفحہ 6)

عالمی مصیبتوں سے بچاؤ کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں درود سے وابستہ ہو چکی ہیں یہ وہ زمانہ ہے جس میں بکثرت سے درود بھیجنے کے نتیجہ میں ہم ان عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں (دین حق) پھیلے گا۔ ظاہر بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہو گی کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہوں گے۔ جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس کثرت سے درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجہ میں عددی برکت بھی نصیب ہو گی۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 6 جنوری 2004ء صفحہ 7)

دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہوا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود وصدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اُٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔''

(الفضل 12/اپریل 2006ء صفحہ 6)

جوبلی کی دعاؤں میں درود شریف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''درود شریف ہمیں پڑھنا چاہیے اس لئے میں نے جوبلی کی دعاؤں میں بھی ایک تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی دعا ہے **سبحان اللہ و بحمدہ**...... **اللّٰھم صلی علٰی محمد**..........اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ درود شریف بھی پورا پڑھا جائے تو اس لئے کہا تھا کہ اصل درود شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اس کو ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور شامل رکھنا چاہیے۔ لیکن وہی بات جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اتنا ڈوب کر پڑھیں کہ ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے اور جب اس طرح ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن رہے ہوں گے۔''

(روزنامہ الفضل 12/اپریل 2006ء صفحہ 5)

استغفار کرنے کا نہایت اچھا موقع۔ وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہیے۔ ہر آن ہمیں اس طرف متوجہ رہنا چاہیے لیکن بعض اوقات انسان کا ذہن زیادہ صاف ہوتا ہے بعض دوسرے اوقات کی نسبت۔ تو ہم میں سے جو دوست وقف عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقف عارضی کے لئے باہر جاتے ہیں اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ وہ استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پہ نازل ہوتا دیکھتے ہیں تو یہ بھی ایک بہت اچھا موقع ہے استغفار توجہ کے ساتھ کرنے کا تو اس ضمن میں اشارۃً جماعت کو اس طرف بھی متوجہ کر دیتا ہوں کہ وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بارہا پیش کریں کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیے۔

(خطبات ناصر جلد اول ص965)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)